کچھوے کی خرید و فروخت کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کچھوا بیچنا کیسا ہے؟

جواب

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

کچھوا خواہ خشکی کا ہو یا تری کا اس کی خرید و فروخت جائز نہیں کہ یہ خبائث حشرات سے ہے۔

ہدایہ میں ہے "والسلحفاۃ من خبائث الحشرات" ترجمہ: کچھوا خبائثِ حشرات میں سے ہے۔ (الہدایۃ، جلد4، صفحہ352، داراحیاء التراث العربی، بیروت)

سمندری کچھوے کے متعلق فتح القدیر میں ہے "ولا یجوز بیع شيء من البحر إلا السمك كالضفدع والسرطان والسلحفاة وفرس البحر وغیر ذلك" یعنی: پانی کے جانوروں میں مچھلی کے علاوہ کسی بھی چیز کی خرید و فروخت جائز نہیں جیسا کہ مینڈک، کیکڑا، کچھوا اور دریائی گھوڑا وغیرہ۔ (فتح القدیر، جلد6، صفحہ422، مطبوعہ: مصر)

خشکی کے کچھوے کے متعلق بدائع الصنائع میں ہے "ولا ینعقد بیع الحیة، والعقرب، وجمیع هوام الأرض كالوزغة، والضب، والسلحفاة، والقنفذ، ونحو ذلك؛ لأنها محرمة الانتفاع بها شرعا؛ لكونها من الخبائث فلم تكن أموالا فلم یجز بیعها" یعنی: سانپ، بچھو، اور تمام حشرات الارض جیسا کہ چھپکلی، گوہ، کچھوا اور جھینک (کانٹوں والا چوہا) وغیرہ کی بیع منعقد نہیں ہوتی کیونکہ شرعا ان سے نفع اٹھانا حرام ہے ان کے خبیث ہونے کی وجہ سے، پس یہ مال نہیں لہذا ان کی بیع جائز نہیں۔ (بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، جلد5، صفحہ144، دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

شیخ الحدیث علامہ عبد المصطفی اعظمی علیہ الرحمہ اپنی مایہ ناز کتاب جنتی زیور میں لکھتے ہیں: "مچھلی کے سوا پانی کے تمام جانور مینڈک، کچھوا، کیکڑا وغیرہ اور حشرات الارض چوہا، سانپ، گرگٹ، گوہ، بچھو، چونٹی وغیرہ کو خریدنا اور بیچنا جائز نہیں۔" (جنتی زیور، صفحہ434، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد ابو بکر عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4422

تاریخ اجراء: 19جمادی الاولیٰ 1447ھ/11 نومبر 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com

daruliftaahlesunnat

DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat

feedback@daruliftaahlesunnat.net